٧٨٦

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث :- المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ تعیمی پرنٹنگ پریس

قیمت آٹھ آنے

Marfat.com

۱۳۵۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي ابرز من غرة عروس الحضرة صبحا مستنيرا
واطلع في افلاك الكمال من بروج الجمال شمسا وقمرا
منيرا واخرج من جلال اشجار الفتوة ثمر النبوة
ولم يجعل له في العالمين نظيرا + ورفع رايات الابدية
بظهور الدولة المحمدية فمن سار تحتها كان
مؤيدا منصورا + وكمّل السعود باشرف مولود
حوى شرفا وفضلا عزيزا واخذ له العهود على سائر
مخلوقات الوجود تعظيما له وتوقيرا فسبحان من
صوّره فاحسنه تصويرا وصانه من الرجس وحماه
من الدنس وطهره تطهيرا واختار لجلال كمال طلعته
من الامهات بطونا كما اختار لدرة بهجته من الآباء
ظهورا وجعلها لصون صدف جوهرة نفسه النفيسة
الزكية بحورا ونقله الى اصلاب الانبياء فغدا كل واحد
منهم الى ربه مستجيرا فآدم تيب عليه وادريس بسببه
رفعه اليه ونوح به في الفلك توسل ويونس في
الدعاء عليه عوّل والخليل به تشفع وايوب به تضرع
وموسى اعلم قومه بمكانه وسأل ربه ان يكون من
امته وله وزيرا وعيسى بشر بوجوده وطلب المهلة الى
اوان وروده واراد ان يكون له نصيرا الاحبار به
اخبرت والرهبان بظهوره بشرت والهواتف بذكره
هتفت والجن برسالته آمنت والآيات باسمه نطقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شانِ احدیت کے پرتو جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج انوار سے کمال کے آسمانوں پر چاند و سورج تاباں فرمائے۔ اور شجاعت و بسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سایہ جہان میں کوئی نظیر و مثیل نہیں۔ اور سطوت و ہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا۔ لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور و مظفر رہا۔ اور تمام عفت آور شخصوں کو ایسے مکرم و مشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں۔ یہ وہ مولود مسعود ہے جس کے لیے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم و توقیر کا عہد و پیمان لیا۔ لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل و غش سے بچایا اور انہیں انتہائی پاک و ستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعت کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا۔ جس طرح ان کے آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا۔ اور ان اصلاب کو ان کے نفیس و پاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے۔ پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کی صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی نے اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفع کیا گیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور

Marfat.com

والاسرۃ بملوکھا تزلزلت وبحیرۃ ساوۃ عند ولادتہ غارت
وفاض وادی سماوۃ وکم من عین نبعت وفارت وانشق ایوان
کسرای وشرفاتہ تناثرت وملائکۃ السموات السبع تباشرت
والسماء بنور ربہا حرست والشھب الثواقب لمسترق السمع
رجمت وابلیس نادی علی نفسہ یا ویلا وثبورا ووضعتہ امہ
امنۃ مختونا مکحولا مطیبا مسرورا وھو ساجد عند وضعہ
رافعا باصبعہ الی السماء مشیرا وحملہ جبرئیل وتبرک
بہ اسرافیل وحفت بہ الملائکۃ بالتکبیر والتھلیل وکلہ
اصبح بجمال طلعتہ فرحا مسرورا ورقص الکون فرحا
وماج مرحا واھتز العرش لیلۃ میلادہ وتجلی الحق علی
عبادہ وجبر کسیرا واغنی فقیرا وشرفہ بمحاسن اوصافہ
توراۃ وانجیلا وفرقانا وزبورا ونادی المنادی قد ولد
الحبیب الھادی الذی من صلی علیہ مرۃ صلی اللہ علیہ
بہا عشرا ومن غفلہ اجورا ونادی العلی الاعلی یا ایہا
النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا

صبح الھدی ملاء الوجود سرورا — لما بدا وجہ الحبیب منیرا
ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا — جب حبیب خدا کے نورانی چہرے نے ظہور فرمایا
طلعت یا شھر الربیع مشرقا — بدرا یفوق مع الجمال بدورا
اے ماہ ربیع الاول تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا — جو اپنے حسن وجمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہے
واتی النسیم معطرا ومبشرا — بقدوم احمد للانام نذیرا
نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے
والے اور ڈر سنانے والے احمد مجتبی کی تشریف آوری کی خبر دی

اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا اور دریائے سماوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہو گیا۔ بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگا۔ شاہِ فارس کا محل پھٹ گیا۔ اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی۔ اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یا ویلاً یا ثبورا (اے میری خرابی اے میری تباہی) کا شور مچایا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا۔ خوشبوؤں میں بسا ہوا اور خوش و خرم تولد کیا۔ بوقت ولادت آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ سر بسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر و تہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپ کے حسن و جمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت و انبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ اُن کی شکستہ دلی کو دور کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپ کے اوصاف حسنہ سے توریت و انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا۔ اور پکارنے والے نے پکارا کہ "بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک دفعہ درود و سلام پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر و ثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نبی ہم نے آپ کو شاہد (حاضر و ناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا۔

Marfat.com

لَمَّا بَدَا وَجْهُ الْحَبِیْبِ تَهَلَّلَتْ — کُلُّ الْبِقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُکُوْرًا

حبیب خدا کے چہرۂ انور نے جب ظہور فرمایا تو — روئے زمین کا ہر حصہ شکر الٰہی میں گویا ہوا

وَالْحُوْرُ فِیْ غُرَفِ الْجِنَانِ تَبَاشَرَتْ — وَتَضَنَّتْ بِمِیْلَادِ الْبَشِیْرِ نُذُوْرًا

جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں — اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں

فِیْ کُلِّ عَصْرٍ ذِکْرُہٗ مُتَوَاتِرٌ — اَنْ سَوْفَ یَظْهَرُ هَادِیًا وَّنَذِیْرًا

ہر زمانہ میں آپکی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں — کہ بہت جلد آپ ہادی نامی بنکر ظہور فرمانے والے ہیں

اَحْبَارُ اَخْبَارِ الْکِتَابِ تَظَاهَرَتْ — وَلَقَدْ اَبَانَ بِسِرِّ ذَاکَ بَحِیْرًا

کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہیں — اور علامہ بحیرا راہب نے بھی اس مخفی خزانہ کی خبر دی

اَللّٰہُ شَرَّفَ اَحْمَدًا فِیْ ذِکْرِ اِسْمِہٖ — وَحَبَاہُ فَضْلًا فِی الْاَنَامِ کَثِیْرًا

اللہ تعالےٰ نے احمد مجتبیٰ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا۔ — اور آپ کے سارے جہان میں بڑی بزرگی عطا فرمائی۔

هُوَ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ حَقًّا لَا یُرٰی — اَبَدًا اَلَا فِی الْعَالَمِیْنَ نَظِیْرًا

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سردار ہیں جن کا دونوں جہان میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا۔

لَمَّا تَشَفَّعَ اٰدَمُ بِمُحَمَّدٍ — غَفَرَ الْاِلٰہُ لَہٗ وَکَانَ غَفُوْرًا

جب آدم نے محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخشدیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

وَکَذَاکَ نُوْحٌ فِی السَّفِیْنَۃِ قَدْ نَجَا — مِنْ یُمْنِہٖ فَاسْاَلْ بِذَاکَ خَبِیْرًا

اسیطرح آپکے وسیلہ سے نوح نے کشتی میں نجات پائی طوفان سے تم کسی بھی باخبر سے پوچھ لو

نَارُ الْخَلِیْلِ بِاَحْمَدَ قَدْ اُخْمِدَتْ — لَوْلَاہُ زَادَتْ فِی الْوُقُوْدِ سَعِیْرًا

حضرت خلیل کے لیے نار نمرود، حضور ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

Marfat.com

لَوْلَاہُ مَا خُلِقَ الْوُجُوْدُ بِاَسْرِہٖ ھٰذَا الْفَخَارُ وَلَا اَقُوْلُ نَکِیْرًا

اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کیجاتی۔ یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا

بُشْرَاکُمْ یَا اُمَّۃَ الْھَادِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا

ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو۔ بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔

فُضِّلْتُمْ حَقًّا بِاَشْرَفِ مُرْسَلٍ خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ بَادِیًا وَّحَضُوْرًا

تم بجا طور پر افضل الرسل کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

صَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ رَبِّیْ دَائِمًا مَادَامَتِ الدُّنْیَا وَزَادَ کَثِیْرًا

میرا رب اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جبتک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں ہی زیادہ فرمائیے۔

قولہٗ تعالےٰ

یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا اَیْ شَاھِدًا لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِیْغِ وَمُبَشِّرًا لِمَنْ کَذَّبَ بِالنَّارِ۔

اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

قولہٗ تعالےٰ

شَاھِدًا عَلَی الْعَامَّۃِ وَمُبَشِّرًا بِالْکَرَامَۃِ وَنَذِیْرًا بِالْغَرَامَۃِ وَدَاعِیًا لِلسَّلَامَۃِ وَمِرَاجًا

اللہ تعالےٰ کے قول شاہدا سے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشرا سے کرامت اور بزرگی کی بشارت

مُنِیْرًا لِاَهْلِ الْاِسْتِقَامَۃِ ۔ دینے والا اور نذیر آپ سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیاً سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجاً منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے آپ روشن چراغ مبین مراد ہے۔

قولہ تعالیٰ

اللہ کا ارشاد ہے

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اَیْ شَاهِدًا لِلْاَنْبِیَاءِ وَمُبَشِّرًا لِلْاَوْلِیَاءِ وَنَذِیْرًا لِلْاَشْقِیَاءِ وَدَاعِیًا لِلْاَتْقِیَاءِ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا لِلْاَصْفِیَاءِ ۔

بیشک ہم نے آپ کو شاہد یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیوں کو بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی بدبختیوں کو ڈر سنانے والا اور داعیاً یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور سراجاً منیراً یعنی برگزیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

قولہ تعالیٰ

ارشادِ باری ہے

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اَیْ شَاهِدًا عَلَی الشُّهُوْدِ وَمُبَشِّرًا لِاَهْلِ السُّجُوْدِ وَنَذِیْرًا لِاَهْلِ الْجُحُوْدِ وَدَاعِیًا اِلَی الْمَعْبُوْدِ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ الْمَوْرُوْدِ

بیشک ہم ہی نے آپ کو شاہد یعنی گواہوں پر گواہی دینے والا اور مبشر یعنی سجدہ گزاروں کے لیے بشارت دینے والا اور نذیر یعنی انکار کرنے والوں کو ڈرانے والا اور داعی یعنی معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اور سراج منیر یعنی پلصراط پر روز قیامت روشن چراغ کر کے بھیجا۔

قولہ تعالیٰ

شَاهِدًا اَیْ شَاهِدًا لِلْعَابِدِیْنَ وَمُبَشِّرًا لِلْمُوَحِّدِیْنَ وَنَذِیْرًا لِلْجَاحِدِیْنَ وَدَاعِیًا

اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی

لِلْمُرِیْدِیْنَ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا لِلْوَاصِلِیْنَ ۔

مومدین کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی منکرین کو خبردار کرنے والا اور داعی یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیے روشن چراغ کرکے بھیجا۔

قولہٗ تعالیٰ

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ اَیْ بَعَثْنَاكَ شَاهِدًا لَنَا وَمُبَشِّرًا اٰمَنَّا وَنَذِیْرًا بِنَا وَدَاعِیًا اِلَیْنَا وَسِرَاجًا لِكَوْنِنَا وَمُنِیْرًا عَلٰی وُجُوْدِنَا، وَكَاَنَّهٗ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَا حَبِیْبُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ الشَّاهِدُ وَاَنَا الْوَاحِدُ وَاَنْتَ الْبَشِیْرُ وَاَنَا الْخَبِیْرُ اَنْتَ النَّذِیْرُ وَاَنَا الْقَدِیْرُ اَنْتَ الدَّاعِیْ وَاَنَا الْقَاضِیْ، اِشْهَدْ اَنْتَ فَاَقْبَلُ اَنَا، بَشِّرْ اَنْتَ وَاُكْرِمُ اَنَا، فَاِنِّیْ كَرِیْمٌ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ اٰمَنَ بِیْ وَصَدَّقَكَ وَاَنْذِرْ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَدِیْرٌ عَلَی الْاِنْتِقَامِ مِمَّنْ اَشْرَكَ بِیْ وَاَنْكَرَ وَاسْتَكْبَرَ وَادْعُ اَنْتَ فَاِنِّیْ قَاضٍ بِالْحَقِّ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ وَعَصٰی اُدْعُ اَنْتَ وَاَسْتَغْفِرُ وَاُجِیْبُ لَكَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

اے نبی ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کرکے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں، میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایمان دار کی مغفرت کرنے میں کریم ہوں گا جو مجھ پر

Marfat.com

وَبِمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ ۔ ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرے۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کر کے ہو یا میرا انکار و تکبر کر کے ہو۔ اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں۔ میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کروں گا۔ اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کروں گا جو آپ کی پیروی کرے۔

وَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ، مِمَّا سَمَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ سِرَاجًا لِأَنَّهُ سُمِّيَ بِهِ لِيُسْئَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا وَكَمَا اَنَّ الشَّمْسَ نُوْرٌ مِنَ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اِلَى الْاَرْضِ فَمُحَمَّدٌ شَمْسُ الْاَكْوَانِ طَمَسَ نُوْرُهُ عُيُوْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، الم تر کیف خلق اللہ الآیہ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے یکے بعد دیگر سات آسمانوں کو پیدا کر کے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا" جسطرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لیے آفتاب ہیں۔ جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی طغیان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے

وَسَمَّاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سِرَاجًا لِاَنَّهُ يُهْتَدٰى بِهٖ اِلَى الظُّلُمٰتِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا کہ آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل

Marfat.com

اللہ فضلاً کبیراً فذکر رسول
اللہ وسماع احادیثہ یزید
فی الایمان ویضیئ القلوب و
الابصار بانواع العرفان فان
اللہ تبارک وتعالیٰ جعل محبتہ
مشروطۃ بمحبتہ وطاعتہ مقرونۃ
بطاعتہ وذکرہ مقرونۃ
بذکرہ وبیعتہ معقودۃ
ببیعتہ۔

کیجاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیے
اس طرح بشارت دینے والے ہیں
کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے اُن کے لیے فضل عظیم ہے
لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر
اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان
میں زیادتی، دلوں میں روشنی اور
آنکھوں میں گوناگوں عرفان کی چمک حاصل
ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے
حضور کی محبت کو اپنی محبت کیساتھ مشروط کر کے آپ کی طاعت کو اپنی طاعت،
اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔

وعن امیر المؤمنین ابی الحسن
علی بن ابی طالب انہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابا الحسن ان محمداً رسول
رب العالمین وخاتم النبیین
وقائد الغر المحجلین سید
جمیع الانبیاء والمرسلین
الذی نبیاً وآدم بین الماء
والطین رؤف بالمؤمنین شفیع
المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ
الخلق اجمعین کما قال

امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے
کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن
بیشک محمد رب العلمین کا رسول،
خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن
ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر، اور تمام انبیاء و
مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت
بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور
مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی
پیدا بھی نہ ہوسکے تھے) آپ مسلمانوں،

Marfat.com

سُبْحَانَهٗ فِيْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّيْنَ صَاحِبُ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَاللِّوَاءِ
الْمَمْدُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى
فِي الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اِمَامٌ هَاشِمِيٌّ
قُرَشِيٌّ اَصْلُهٗ اٰدَمِيٌّ وَّفَرْعُهٗ
نِزَارِيٌّ وَّحَسَبُهٗ اِبْرَاهِيْمِيٌّ
وَّنَسَبُهٗ اِسْمٰعِيْلِيٌّ وَّبُقْعَتُهٗ
حِجَازِيٌّ وَّشَخْصُهٗ عُلْوِيٌّ وَّ
نُوْرُهٗ قَمَرِيٌّ وَّقَلْبُهٗ رَحْمَانِيٌّ
رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا
بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا
بِالْقَصِيْرِ الدَّانِيْ اَبْيَضُ
اللَّوْنِ عَفِيْفُ النَّفْسِ
مُدَوَّرُ الْوَجْهِ كَثُّ الشَّعْرِ
شَدِيْدُ سَوَادِهٖ وَلَهٗ شَعْرَ
تَانِ فِيْ جَسَدِهٖ كَاَنَّهُمَا الْمِسْكُ
الْاَذْفَرُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ
رَائِحَةً وَّاَسْمَحُ النَّاسِ كَفًّا
وَّاِذَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اَوْ صَافَحَهٗ
وَجَدَ فِيْ يَدِهٖ رَائِحَةَ الْمِسْكِ

پر مہربان، گنہگاروں کی شفاعت
کرنے والے ہیں۔ اللہ نے آپ کو
تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا۔
جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب
مبین میں فرمایا۔ ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین الآیہ۔ "آپ اللہ کے
رسول اور آخری نبی ہیں" آپ اس
حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے
آئیں گے۔ آپ "مقام محمود" پر فائز،
کھلے ہوئے دراز "لواء حمد" والے
اور روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے
مالک ہیں۔ آپ امام، ہاشمی، قرشی،
نبی، حرم والے، مکی وابطحی، اور
تہامی ہیں۔ آپ اصلاً منسوب بہ
آدم علیہ السلام اور فرعاً منسوب
بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا حسب ابراہیمی
اور آپ کا نسب اسمٰعیلی ہے۔ آپ
کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت
برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور
آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العلمین
کے آپ رسول ہیں۔ نہ آپ دراز
قامت ہیں اور نہ پستہ قد، سفید

Marfat.com

ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَاِذَا اَرَادَہٗ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ کَاَنَّہُ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ قَدْ طَلَعَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَیْلَۃَ کَمَالِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَلَا یَعْلَمُ بِکُتُوْبِھَآ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ رَّاٰی خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنَ بِہٖ اَوِ ادَّعٰی بِمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَمَعْرِفَتِہٖ وَقُرْبِہٖ فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَّبِعَ نَبِیَّہٗ وَ یَقْتَدِیَ بِسُنَّتِہٖ وَیُطِیْعَ رَسُوْلَہٗ وَیُبَایِعَ بِہٖ کَمَا قَالَ سُبْحَانَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ ۔

رنگ، پاکیزہ خصلت، گول بشرہ والے، گھنے بالوں والے جنکی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں ۔ ان کی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی ۔ آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں ۔ جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین ۳ دن تک محسوس کرتا اور جب بھی کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو ایسا محسوس کرتا کہ چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جسکی تحریر کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ۔ لہذا جو حضور اکرم خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب و معرفت کا دعوٰی کرے تو اس پر واجب ہے کہ اسکے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے آپ کی بیعت کرے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں ارشاد فرمایا ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ۔

بلا شبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں ۔ حقیقۃً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں ۔

Marfat.com

وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔

جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔

فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تمہیں محبوب بنا لیگا

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْرَمُہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ اَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَاَنَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ وَاَنَا الْمَاحِیْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتَمُ وَعَبْدُ اللّٰہِ وَالْبَشِیْرُ وَالنَّذِیْرُ وَالْاَمِیْنُ وَالْمَاْمُوْنُ وَرَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور فخریہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور سب سے اوّل مقبول الشفاعت ہوں۔ سب سے پہلے میں ہی وہ شخص ہوں جس کے لیے زمین شق ہوگی۔ اور مجھے ہی (روز قیامت) سب سے پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ نبی التوبہ، نبی الرحمۃ اور نبی ملحمہ ہوں میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کو جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب) راز ہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی عبد اللہ، بشیر نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں۔

Marfat.com

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِيْ وَالْمَهْدِيُّ وَالْمُهْتَدِيْ وَالْمُرْتَضٰى وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَالْمُبَارَكُ وَنُوْرُ الْاُمَمِ وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰى وَاَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ

لہذا آپ، سراج منیر، ہادی مہدی مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان، شاہد، مبارک، نور الامم اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس سید البشر مخلوق پر اللہ کی حجت، خیر الخلائق، صاحب ممبر اعلیٰ، اکرم اولاد آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اشعار

نَبِيٌّ لَهٗ مِنْ مُرْسَلَاتِ الرِّضَا نَبَا　　وَاَزْكَى الْوَرٰى اُمًّا وَاَكْرَمُهُمْ اَبَا

ایسے نبی جنکی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی۔ جنکی والدہ مخلوق میں پاکیزہ اور انکے والد ان میں عزت والے ہیں۔

اَبَى الْقَلْبُ اِلَّا حُبَّ اَشْرَفِ مُرْسَلٍ　　وَلٰكِنَّهٗ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا

دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

نَبِيٌّ نَبِيْهٌ كَنْزُ فَضْلٍ وَلَمْ يَزَلْ　　بِتَوْشِيْحِ تَرْشِيْحِ الْعُلُوْمِ مُهَذَّبَا

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم، اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں اور ہمیشہ ہی تربیت علوم سے آراستہ رہتے ہیں۔

وَاَظْهَرَ فِي الْمُعْجِزَاتِ سِحْرَ بَلَاغَةٍ　　وَبِالنَّصْرِ يَوْمَ الْفَتْحِ اَحْزَابَهُمْ سَبَا

بلاغت کا سحر معجزانہ طور پر ظاہر کرتے اور بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔

Marfat.com

هُوَ الْمُصْطَفٰى الْمَبْعُوْثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً — عَلَيْهِ سَلَامُ اللّٰهِ مَا هَبَّتِ الصَّبَا

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک باد صبا چلے۔

حَلِيْمٌ عَظِيْمُ الْخُلْقِ وَالْخَلْقِ وَالْحِجٰى — بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُجْتَبٰى

یہ حلیم اعظم خلق، خَلق عظیم اور عقل والے بشیر نذیر صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔

بِمَوْلِدِهٖ قَدْ شُرِّفَتْ مَكَّةُ كَمَا — بِتُرْبَتِهٖ قَدْ شَرَّفَ اللّٰهُ يَثْرِبَا

اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی ملی جیسے مدینہ منورہ کو آپکے روضہ انور سے شرافت ملی۔

تَبَاشَرَتِ الْاَكْوَانُ يَوْمَ وِلَادِهٖ — وَحَقَّتْ بِهِ الْاَكْوَانُ شَرْقًا وَّمَغْرِبَا

سارا جہان آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتا۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَاءَ بِاَحْمَدٍ — فَاَهْلًا وَّسَهْلًا بِالْحَبِيْبِ وَمَرْحَبَا

حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخریہ کہا۔ اب میں حبیب خدا کو اہلاً وسہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

قِيْلَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلْقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَخَفَضَ الْاَرْضَ وَرَفَعَ السَّمٰوٰتِ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ نُّوْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهَا كُوْنِيْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ فَصَعِدَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى حِجَابِ الْعَظَمَةِ فَسَجَدَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِذٰلِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّدًا فَمِنْكَ اَبْدَاُ الْخَلْقَ وَبِكَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نور جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا۔ تو محمد ہو جا۔ تو وہ مشت نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا

ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَسَّمَ
نُوْرَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ مِنَ
الْقِسْمِ الْاَوَّلِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّانِیْ
الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ الرَّبُّ جَلَّ شَانُہٗ
لِلْقَلَمِ اُکْتُبْ فَارْتَعَدَ الْقَلَمُ
مِنْ ھَیْبَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْفَ سَنَۃٍ
ثُمَّ
قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ
اُکْتُبْ تَوْحِیْدِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَکَتَبَ
الْقَلَمُ ذٰلِکَ وَاھْتَدٰی اِلٰی عِلْمِ
اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ خَلْقِہٖ وَ
کَتَبَ اَوْلَادَ اٰدَمَ لِقَبْلِیَّہٖ مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ
عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ نُوْحٍ
مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ
وَمَنْ عَصَاہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ
اُمَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ
اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ
اَدْخَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ عِیْسٰی مَنْ
اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ لہٰذا تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی نے ہمارے نبی سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو چار جلووں پر تقسیم کیا چنانچہ ایک سے لوح و دوسری سے قلم پیدا فرمایا پھر اللہ تعالٰی نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ! تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری ہوا میری توحید میں لکھ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" چنانچہ قلم نے یہ لکھا۔ پھر وہ علم الٰہی کی ہدایت سے اس کی مخلوق کو لکھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت

Marfat.com

عَصَاہُ اَنْ خَلَہُ النَّارَ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَاہُ، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ یَّکْتُبَ اَدْخَلَہُ النَّارَ، فَاِذَا النِّدَاءُ مِنَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی، تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَقَطَّ بِیَدِ الْقُدْرَۃِ ثُمَّ جَرٰی فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ثُمَّ قَالَ الْقَلَمُ اَیْ رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبْ اُمَّۃٌ مُذْنِبَۃٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ۔

میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمد (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی ...... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا" تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہو گیا اور دست قدرت نے اس پر قط رکھا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کے لیے) کھینچا گیا اس کے بعد قلم نے عرض کیا۔ اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری ہوا لکھو" یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنہار ہے۔"

وَرُوِیَ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَ اَلْقٰی فِیْہِ الرُّوْحَ وَفَتَحَ عَیْنَیْہِ وَ نَظَرَ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَاِذَا مَکْتُوْبٌ عَلَیْہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ

سیدنا وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے روح پھونکی تو انہوں نے آنکھ کھول کر جنت کے دروازوں

اٰدَمُ اَیْ رَبِّ ھَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا ھُوَ اَعْظَمُ عَلَیْکَ مِنِّیْ قَالَ نَعَمْ یَا اٰدَمُ وَھُوَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَلَوْ لَاہُ مَا خَلَقْتُکَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ حَوَّاءَ عَلَیْھَا السَّلَامُ وَقَدْ رُکِّبَتْ فِیْہِ الشَّھْوَۃُ فَقَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ وَمَا ھٰذِہٖ قَالَ ھٰذِہٖ اَمَتِیْ حَوَّاءُ قَالَ یَا رَبِّ زَوِّجْنِیْ اِیَّاھَا قَالَ ھَاتِ مَھْرَھَا قَالَ اَیْ رَبِّ وَمَا مَھْرُھَا قَالَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی صَاحِبِ ھٰذَا الْاِسْمِ مَرَّۃً عَشْرًا ۔

ڈالی تو لکھا دیکھا ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس پر حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے رب تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرمانِ باری ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے ۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا ۔ پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہیں! حضرت آدم نے عرض کیا اے رب میرا اس کے ساتھ عقد فرما دے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو ۔

وَقَالَ کَعْبُ الْاَحْبَارِ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَنْ یَّخْلُقَ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا اَمَرَ جِبْرَئِیْلَ اَنْ یَّاْتِیَہٗ بِالْقَبْضَۃِ الْبَیْضَاءِ الَّتِیْ ھِیَ مَوْضِعُ قَبْرِہٖ فَغُمِسَتْ فِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ وَطِیْفَ بِھَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور ہے وہاں سے ایک مشت سفید مٹی کی لائے پھر اسے جنت کی نہروں

Marfat.com

فعرفت الملئکۃ قدر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وفضلہ
قبل ان یعرف آدم نسلہ، ثم ان اللہ سبحانہ وتعالی اخزن نورہ
نبینا محمد فی سر عظمتہ وکتب اسمہ علی عرشہ فلما خلق
آدم اودع ذلک النور فی صلبہ فسبح فی ظھرہ نشیشا کنشیش
الطیر فقال آدم یا رب ما ھذہ النشیش قال ھذا تسبیح خاتم
الانبیاء الذی اخرجہ من ظھرک واودعہ فی الاصلاب الطاھرۃ
والاحشاء الزاھرۃ ثم نظر آدم الی العرش فرأی اسم محمد
مقرونا باسم اللہ عز وجل فقال یا رب من ھذا الذی قر
اسمہ باسمک قال ھذا سید الانبیاء من ولدک ولولا
ما خلقتک فلما اصیب آدم بوسوسۃ الشیطان الرجیم
المارد واھبط الی الارض فقال یا رب بحرمۃ ھذا الولد
ارحم ھذا الوالد فنودی ھناک وعزتنا وجلالنا لو تشفعت
الینا بمحمد فی اھل السموات والارض لشفعناک فسبحان
من اصطفی آدم بمحمد واجتباہ وتاب علیہ وغفرلہ
ھداہ ولازال نور نبینا محمد فی صلب آدم حتی حملت
حواء بشیث فانتقل ذلک النور عن آدم الی حواء وکانت
قبلہ تلد فی بطنھا توامین ای اثنین الا فی شیث (علیہ
السلام) فانھا ولدتہ وحدہ کرامۃ لسید الثقلین
جد الحسنین فلما ایقن آدم بالموت اخذ بید ولدہ شیث
وقال یا بنی ان اللہ تبارک وتعالی امرنی ان اخذ علیک
عھدا من اجل ھذا النور الذی ای فی وجھک ان لا
الا فی الاطھرین من النساء ثم ان آدم (علیہ السلام)

Marfat.com

میں غوطہ دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھیرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا۔ ابھی حضرت آدم کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا۔ اور آپ کا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نورِ مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا۔ تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری ہوا یہ اس خاتم الانبیاء کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہوں گے۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور ارحام زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا۔ اس کے بعد حضرت آدم نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمام آسمان و زمین والوں کے لیے شفاعت کرتے تو میں تمہاری شفاعت قبول فرماتا۔

پاک ہے ذات کریم جس نے آدم علیہ السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی۔ پھر حضرت آدم علیہ

Marfat.com

وَ رَفَعَ رَأسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ وَ قَالَ اَللّٰھُمَّ خَالِقَ الْعَرْشِ مُنِیْرَ الشَّمْسِ خَلَقْتَنِیْ رَبِّ بِمَا سَبَقَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ وَعَدْتَنِیْ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ اَرٰی مِنْهُ الْاِکْرَامَ وَالتَّشْرِیْفَ وَ قَدْ صَارَ لِیْ وَلَدِیْ شِیْثَ اَللّٰھُمَّ کُنْ لَهٗ حَافِظًا وَّ عَلَیْهِ شَاهِدًا فَلَمَّا فَرَغَ اٰدَمُ مِنْ دُعَائِهٖ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) فِیْ کَبْکَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ وَ قَالَ یَا اٰدَمُ اِنَّ رَبَّكَ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ یَامُرُكَ اَنْ تَکْتُبَ عَلٰی شِیْثَ کِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هٰؤُلَاءِ الْمَلٰئِکَةِ فَاِنَّهُمْ عِبَادُ مَلٰئِکَةِ السَّمٰوٰتِ قَالَ فَکَتَبَ اٰدَمُ الْکِتَابَ وَ اَشْهَدَ رَبَّ الْعِزَّةِ وَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ وَ کَسَا شِیْثَ فِیْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ حُلَّتَیْنِ خَضْرَاوَیْنِ اَتٰی بِهٖ جِبْرَئِیْلُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَ زَوَّجَهُ اللّٰهُ بِمَخْوَائِلَةَ الْبَیْضَاءِ وَ کَانَتْ فِیْ طُوْلِ حَوَّاءَ وَ حُسْنِهَا وَ جَمَالِهَا فَوَاقَعَهَا شِیْثُ وَ حَمَلَتْ مِنْهُ بِاَنُوْشَ وَ کَانَتْ تَسْمَعُ نِدَاءَ الْاَصْوَاتِ هَنِیْئًا لَّكِ یَا بَیْضَاءُ قَدِ اسْتَوْدَعَكِ اللّٰهُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)

وَ رُوِیَ عَنْ اٰدَمَ اَنَّهٗ لَمَّا تَابَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ مِنْ اَیْنَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ رَأَیْتُ فِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مَکْتُوْبًا عَلَیْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ اَکْرَمُ الْخَلْقِ عِنْدَكَ، وَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَ الطِّیْنِ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِیْ وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَ لَا مَآءَ وَ لَا طِیْنَ وَ لَا جَسَدَ وَ لَا اٰدَمَ، وَ قَدْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی الْکَوْنِ فَقَالَ اَوَّلُ مَا

Marfat.com

علیہ السلام کی پشت میں نور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا جب حضرت حوا ر اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حوا ر کی طرف منتقل ہوگیا۔ حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے یکساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے، یہ سید الثقلین، جدالحسنین صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت و کرامت کی وجہ سے تھا۔ پھر جب حضرت آدم کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہوگیا۔ تو اپنے فرزند شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔ پھر حضرت آدم نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت و کرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہوگیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے۔ پھر جب حضرت آدم اس مناجات سے فارغ ہوگئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرما دیں۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث کو دو سبز حلے، جو جبریل جنتی حلوں میں سے لائے تھے پہنا

خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ
خَلَقَ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ، وَذَکَرَ
بَعْضُ الْمُعْتَنِیْنَ بِالْاَخْبَارِ اَنَّ
عَبْدَ الْمُطَّلِبِ جَدَّ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی
فِی النَّوْمِ رُؤْیَا فَانْتَبَهَ
وَهُوَ مَذْعُوْرٌ فَاَتَی الْکَهَنَةَ
قُرَیْشٍ وَقَصَّهَا عَلَیْهِمْ وَقَالَ
رَاَیْتُ کَاَنَّ خَرَجَ مِنِّیْ سِلْسِلَةٌ
ذَاتَ نُوْرٍ عَظِیْمٍ تَخْطَفُ الْاَ
بْصَارَ وَلَهَا اَرْبَعَةُ اَطْرَافٍ
طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَهَا وَطَرَفٌ
لَحِقَ بِاَسْبَابِ السَّمٰوٰتِ
فَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرٰی فَبَیْنَمَا
اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا اِذْ تَحَوَّلَتْ
شَجَرَةً عَظِیْمَةً خَضْرَاءَ جَامِعًا
لِاَنْوَاعِ الثِّمَارِ وَرَاَیْتُ تَحْتَهَا
شَخْصَیْنِ مُهِیْبَیْنِ فَقُلْتُ
لِاَحَدِهِمَا مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا
نُوْحٌ وَقُلْتُ لِلْاٰخَرِ مَنْ
اَنْتَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ

اور اللہ نے انکو بی بی "نحوائلہ بیضا ر" سے جو قدو قامت اور حسن وجمال میں حضرت حوا ر کی مانند تھیں نکاح کر دیا۔ جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو " انوش " سے حاملہ ہوئیں ۔ وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضا ر تمہیں مبارک اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن میں نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخش دے اور میری توبہ کو قبول فرما۔ اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا ابھی آدم پانی

Marfat.com

قَدْ جِئْنَاكَ نَسْتَظِلُّ بِهٰذِهِ الشَّجَرَةِ
الَّتِي خَرَجَتْ مِنْ ظَهْرِكَ فَطُوْبٰى
لَكَ فَقَالَتِ الْكُهَّانُ هٰذِهٖ بِشَارَةٌ
لَكَ لَا لَنَا وَلَئِنْ صَدَقَ رُؤْيَاكَ
لَيَخْرُجَنَّ مِنْ ظَهْرِكَ رَجُلٌ
يَدْعُوْا اَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
مِنَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَلَيَكُوْنَنَّ رَحْمَةً
بِقَوْمٍ وَنِقْمَةً لِلْآخَرِيْنَ فَلَمَّا
وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
جَدُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَحًا شَدِيْدًا
وَسُرَّ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا۔

اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی
سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔
اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم
تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا
کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کونسا
وجود پیدا کیا گیا فرمایا اللہ نے سب سے
پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور
میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا
فرمایا۔ بعض محدثین بیان کرتے ہیں
کہ سیدنا عبدالمطلب' ہمارے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے

ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوف زدہ ہو گئے جب قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ "مجھ سے ایک نور کی زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اور اس کے چار کنارے ہیں - ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارا زمین کے مغرب میں ہے اور ایک آسمان سے جا ملا ہے اور ایک کنارا زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے - میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہیں - میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اسلیے

آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا۔ تو تمہیں مبارک و خوشی ہو؟ اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے، موجبِ عذاب، پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی سرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اشعار

لَہُ النَّسَبُ الْعَالِیْ فَلَیْسَ کَمِثْلِہٖ حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ مُنْعِمٌ مُتَکَرِّمٌ

حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی حسب و نسب میں ہمسر نہیں آپ انعام و اکرام والے ہیں۔

اُقَدِّمُہٗ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ لِاَنَّہٗ اِذَا کَانَ مَدْحٌ فَالنَّسِیْبُ مُقَدَّمٌ

ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔

جَمِیْلٌ بِتَاجِ الْمَکْرُمَاتِ مُتَوَّجٌ جَلِیْلٌ بِآلَاءِ الْبَھَاءِ مُعَمَّمٌ

آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

فَمَا الْکَوْنُ اِلَّا حُلَّۃٌ وَّ مُحَمَّدٌ طِرَازٌ بِاَنْوَارِ النُّبُوَّۃِ مُعْلَمٌ

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے مخطط ہیں۔

لَہُ الشَّمْسُ وَالْبَدْرُ الْمُنِیْرُ اَطَاعَتَا کَذَا الضَّبُّ حَتَّی الظَّبْیُ جَاءَ یُسَلِّمُ

آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

Marfat.com

بِمَبْعَثِہِ الْاَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا لَہٗ حَلَّلَ اللّٰہُ الَّذِیْ کَانَ یَحْرِمُہٗ

آپ کی بعثت سے بُت منہ کے بل گر پڑے آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت سی پہلی حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

فَلَوْلَاہُ مَا سَارَتْ لِطَیْبَۃَ نُوْقُنَا وَلَوْلَاہُ مَا کَانَ الْحُدَاۃُ تَزَمْزَمُ

اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

اَلَا قُلْ لِقَوْمٍ نَازَعُوْا اِنْ اَرَدْتُّمُ نَجَاۃً بِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہہ دو اگر تم آپ کے وسیلہ نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب مل کر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

رُوِیَ وَلَمَّا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰہِ وَالِدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُغِبَتْ فِیْ خِطْبَتِہِ النِّسَآءُ وَرُؤَسَآءُ اَکَابِرِ قُرَیْشٍ وَکَانَ لَمْ یَکُنْ لِلنِّسَاءِ حَدِیْثٌ فِیْ بُیُوْتِہِنَّ اِلَّا عَبْدَ اللّٰہِ فَحُکِیَ ذٰلِکَ لِوَالِدِہٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَہٗ یَا وَلَدِیْ اُخْرُجْ اِلَی الصَّیْدِ لِتَسْتَرِیْحَ مِنَ النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ وَمَعَہٗ وَہْبُ نِ الزُّہْرِیُّ قَالَ وَہْبٌ فَبَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ طَرِیْقِ الْبَرِّیَّۃِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِّنَ الْیَہُوْدِ شَاہِرِیْنَ سُیُوْفَہُمْ وَہُمْ

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صناد ید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ سے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ

Marfat.com

نحو سبعین فارساً فاستقاھم
وھب فقال لھم ما الذی
تریدون قالوا نرید ان
نقتل عبد اللہ قال وھب وما
ذنبہ قالوا لیس لہ ذنب
ولکن فی ظہورہ نبی یبعث
ناسخ جمیع الادیان وملتہ
ماحیۃ لجمیع الملل فنحن
نقتل عبد اللہ حتی لا یظہر
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
قال وھب الزھری فبینما نحن
وایاھم فی الحدیث واذا
بعسکر من السماء فقتلوا الیھود
عن آخرھم فرجع عبد اللہ
ومعہ وھب الی عبد المطلب
یا وھب قد خطبت منی
ناس کثیرون لم ارض ان
ازوجہ فقال وھب
ان لی ابنۃ اسمھا آمنۃ ارسل
الی ام عبد اللہ لتنظرھا
ان اعجبتھا قدمتھا لکم
جاریۃ فسارت ام عبد اللہ

تاکہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔
چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہب
زہری کیساتھ شکار کے لیے چلے
گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے
ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو
میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں
کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے
نمودار ہو گیا۔ ان سے وہب نے
ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم
کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ
ہم عبد اللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت
وہب نے پوچھا کہ عبد اللہ کا کیا
قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور
تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے
ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں
کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت
تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہو گی۔
ہم سرے سے عبد اللہ ہی کو قتل
کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت
وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان
سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ

Marfat.com

إلى منزل وهب فطرقت عليهم الباب فلما رأوها فرحوا بها
وقالوا يا سيدة نساء العرب فرحي قلوبنا وأقري عيوننا
لعلك أتيت في خطبة عبد الله فقالت والله ما أتيتكم إلا لهذا
فقالوا وما لنا أن لا نكون جواري إلى بيت عبد المطلب فأخرجوا
آمنة وقدموها بين يديها فوجدتها كوكبا دريا فسلبت
عقلها بالحسن والبهاء والجمال فسارت أم عبد الله إلى
عبد المطلب تكل اللسان ويعجز الإنسان عن وصف آمنة
ثم إن عبد المطلب دعا بوهب وقومه فحضروا بين
يديه فقال عبد المطلب يا وهب تقدم واذكر مهر ابنتك
واشترط شروطها فتقدم وهب ورضي عبد المطلب بما
طلب وهب فزوجها بولده عبد الله والد النبي صلى الله عليه وسلم

اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آگئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔ اس پر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے۔ آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب گھر والوں نے انکو دیکھا تو وہ خوش ہوکر کہنے لگے۔ اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو

Marfat.com

وَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی قَدْ
صَانَ اَبَاہُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَنِ ارْتِکَابِ الْفَوَاحِشِ وَ
الْمَعَاصِیْ لِاَنَّ قَبْلَ مُوَاقَعَتِہٖ
لِاٰمِنَۃَ جَرَتْ لَہٗ قِصَّۃٌ مَعَ
الْخَثْعَمِیَّۃِ وَھِیَ اَنَّہٗ مَرَّ
کَذَا یَوْمًا عَلٰی اِمْرَاَۃٍ یُّقَالُ
لَھَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُرٍّ وَکَانَتْ
مِنْ اَجْمَلِ النِّسَآءِ وَاَشْبَھِھِنَّ
وَاَعْطَفِھِنَّ وَکَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ
الْکُتُبَ وَکَانَ شَبَابُ قُرَیْشٍ
یَجْلِسُوْنَ اِلَیْھَا وَیَتَحَدَّثُوْنَ
مَعَھَا فَرَاَتْ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ
فِیْ وَجْھِہٖ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَتْ لَہٗ
یَا فَتٰی مَنْ اَنْتَ فَاَخْبَرَھَا
بِاسْمِہٖ فَقَالَتْ لَہٗ ھَلْ لَکَ
اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ وَاُعْطِیَ لَکَ مِائَۃً
مِّنَ الْاِبِلِ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ ۔

خوش کر دیا ، اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لیے آئی ہوں ۔ وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں بنیں ۔ پھر انہوں نے سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سامنے لا کر پیش کر دیا ۔ حضرت عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا ۔ جس کے حُسن و جمال اور خوبصورتی سے ان کی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی ۔ پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ ، حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف و توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں ۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا ۔ جب وہ آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب ! آگے آکر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کی شرطیں بیان کرو؟ تب حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پہ حضرت عبدالمطلب

Marfat.com

راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔ کیونکہ اس سے پہلے ایک قصہ خثعمیہ عورت کا گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُرّ تھا وہ حسینانِ عرب میں یکتا شکل و صورت اور حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے تو اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوۃ کو دیکھا۔ وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو آپ نے اُسے اپنا نام بتایا اس پر کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہمبستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کیے جائیں گے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا

أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُونَهُ   وَالْحِلُّ لَا حِلَّ فَأَسْتَبِينَهُ

حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور جان سکوں۔

فَكَيْفَ بِالْأَمْرِ الَّذِي تَبْغِينَهُ   يَحْمِي الْكَرِيمُ عِرْضَهُ وَدِينَهُ

تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے۔

ثُمَّ مَضَى إِلَى زَوْجَتِهِ آمِنَةَ
... هَا زُفَّتْ آمِنَةُ
فِي أَرْبَعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَجَبَ
فَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قَدْ
قُتِلَتْ مِنْهُنَّ مِائَةٌ مَيِّتَةٌ حُزْنًا

پھر حضرت عبداللہ نے چوتھی ماہ رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب زفاف فرمائی۔ اس پر قریش کی عورتیں رشک و حسد میں جل کر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں

Marfat.com

وَ اَسَفًا عَلٰی نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ثُمَّ
ذَکَرَ عَبْدُ اللّٰہِ الْخَثْعَمِیَّۃَ وَجَمَالَھَا
وَمَا عَرَضَتْ عَلَیْہِ مِمَّا لَدَیْھَا
فَجَاءَ وَاَقْبَلَ اِلَیْھَا فَلَمْ یَرَ مِنَ
الْاِقْبَالِ عَلَیْہِ اٰخِیْرًا کَمَا رَاٰہُ
مِنْھَا اَوَّلًا فَقَالَ لَھَا یَا فَاطِمَۃُ
ھَلْ لَکِ فِیْمَا قُلْتِ بِالْاَمْسِ
فَلَا قَالَتْ لَہٗ قَدْ کَانَ مَرَّۃً
وَالْیَوْمَ لَا فَذَھَبَتْ مَثَلًا
ثُمَّ نَظَرَتْ اِلَیْہِ وَقَالَتْ
لَہٗ یَا فَتٰی اَیَّ شَیْءٍ صَنَعْتَ
بَعْدِیْ قَالَ وَاقَعْتُ عَلٰی زَوْجَتِیْ
اٰمِنَۃَ فَقَالَتِ الْخَثْعَمِیَّۃُ وَاللّٰہِ
اِنِّیْ لَسْتُ بِصَاحِبَۃِ رِیْبَۃٍ
وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ نُوْرَ النُّبُوَّۃِ
فِیْ وَجْھِکَ فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّکُوْنَ
ذٰلِکَ النُّوْرُ فِیْ بَطْنِیْ فَاَبَی اللّٰہُ
اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ اِلَّا حَیْثُ کَانَ
وَلٰکِنْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَخْبِرْ زَوْجَتَکَ
اَنَّھَا حَمَلَتْ بِخَیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ
وَنَبِیِّھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

نور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
عدم حصول کے غم و افسوس میں مرگئیں
پھر حضرت عبداللہ نے خثعمیہ عورت کے
حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا
تھا اسے بیان کیا - پھر ایک دن ان
کا گزر اس عورت کی جانب ہوا -
تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت
نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج
بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی
اُس وقت تھی - اس نے کہا "اس دن تھی
مگر آج نہیں" اسی وقت سے یہ مثل
مشہور ہوگئی پھر اس عورت نے آپکی
طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان
تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا
کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی
آمنہ سے ہوگیا ہے اور میں نے ان سے
زفاف کیا ہے - اس پر خثعمی عورت نے کہا
خدا کی قسم ہے نہ رشک و حسد کرنیوالی
عورت ہوں اور نہ حرامکار، مگر چونکہ
آپ کی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو
دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی
کہ وہ نور میرے بطن میں ہو - لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں

Marfat.com

ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔ مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور اُن کے نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

خُذُوا اِلَیَّ اَمَانًا مِنْ لَوَاحِظِهَا النُّجْلِ ۔۔۔ وَاِلَّا سَلُوْهَا مَنْ اَحَلَّ لَهَا قَتْلِیْ

اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔

فَلَوْ عَلِمَتْ مَا بِیْ مِنَ الْاَسٰی ۔۔۔ لَمَا حَلَّلَتْ هَجْرِیْ کَمَا حَرَّمَتْ وَصْلِیْ

اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو وہ میرے لیے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

فَرِیْدَةُ حُسْنٍ لَا یُرٰی قَطُّ مِثْلُهَا ۔۔۔ کَمَا لَا یُرٰی بَیْنَ الْوَرٰی عَاشِقٌ مِثْلِیْ

وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا۔ جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

اَرٰی جَوْرَهَا عَدْلًا اِذَا حَکَمَتْ بِهٖ ۔۔۔ فَنَاهِیْكَ مِنْ جَوْرٍ یُرٰی نَاهِیْكَ مِنْ عَدْلٍ

میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ عدل لاحق ہے۔

مُبَرْقَعَةٌ تَجَلّٰی عَلٰی ذٰلِكَ الْحِمٰی ۔۔۔ رَبِیْ النُّوْرَ لٰکِنْ ضَلَّ فِیْ حُبِّهَا عَقْلِیْ

وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور ہے جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مَتٰی یَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِیْنِهَا ۔۔۔ وَیَجْمَعُ قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّیْ بِهَا شَمْلِیْ

مشتاق جمال، اس کی حسین پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کریگا۔

وَاَسْعٰی اِلٰی ذَاكَ الضَّرِیْحِ مُسَلِّمًا ۔۔۔ عَلٰی مَنْ سَمَا قَدْرًا عَلٰی سَائِرِ الرُّسُلِ

Marfat.com

اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرتے ہوئے دوڑتا ہوا جاؤں گا۔ جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدرو منزلت ہے۔

اَقُوْلُ لَہٗ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ وَاللِّوَا ۔ وَمَنْ فَضْلُہٗ قَدْ عَمَّ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ

میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر اے صاحب لواء اسے وہ شخص جس کا فضل وکرم ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

دَعَوْتَ بِاَشْجَارِ الْفَلَاتِ فَاَقْبَلَتْ ۔ وَحَنَّ اِلَی اللُّقْیَاکَ جِذْعٌ مِنَ النَّخْلِ

آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے اور استن حنانہ نے آپ کے فراق میں گریہ وزاری کی۔

یُصَبِّرُنِیْ مِنْکَ الْعَذُوْلُ وَاِنَّنِیْ ۔ مِنَ الْوَجْدِ لَا اُصْغِیْ لِلَوْمٍ وَّلَا عَذْلٍ

ملامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا۔

کَاَنَّ عَذُوْلِیْ فِیْکَ یَا شَافِعَ الْوَرٰی ۔ اَبُوْ لَھَبٍ فِی الْعَقْلِ وَھُوَ اَبُوْ جَھْلٍ

اے شفیع الوریٰ، آپ کے بارے میں ملامت کرنے والے یہ لوگ عقل میں ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں۔

اَقُوْلُ لِنَفْسٍ اَلَّتِیْ تَبْغِیْ عِزَّھَا ۔ وَکَیْفَ تُرِیْدُ النَّفْسُ عِزًّا بِلَا ذُلٍّ

میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذلت کے عزت کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔

تُرِیْدِیْنَ اِدْرَاکَ الْمَعَالِیْ رَخِیْصَۃً ۔ وَلَا بُدَّ دُوْنَ الشَّھْدِ مِنْ اِبَرِ النَّحْلِ

کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دوچار ہونا ضروری ہے۔

قَطَعْتُ زَمَانِیْ بِامْتِدَاحِیْ مُحَمَّدًا ۔ وَسِیْرَتُہٗ بَیْنَ الْوَرٰی اَبَدًا شُغْلِیْ

میں نے ساری عمر حضور اکرم کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیان

ہمیشہ میرا یہ شغل رہا ہے۔

وَمَنْ اَنَا حَتّٰی اَنْ اَکُوْنَ مَادِحًا لَّہٗ ... وَمَادِحُ اِلٰہِ الْعَرْشِ جَلَّ عَنِ الْمِثْلِ

میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعویٰ کروں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے۔

عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ... سُحَیْرًا عَلٰی وَادِی الْمُحَصَّبِ وَالْاَثْلِ

آپ پر اللہ کی رحمت ہو جبتک بجلی چمکے صبح کے وقت وادی محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔

وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَھْبَطَنِیَ اللّٰہُ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِیْ فِی السَّفِیْنَۃِ مَعَ نُوْحٍ وَّقَذَفَنِیْ فِی النَّارِ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ اَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی صُلْبٍ حَتّٰی وَضَعْتُ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَیِّ بْنِ کِلَابِ بْنِ غَالِبِ بْنِ کَعْبِ بْنِ لُوَیِّ بْنِ نَضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ بْنِ مُدْرِکَۃَ بْنِ اِلْیَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ اِلٰی ھُنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِمَا وَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں زمین میں اتارا اور مجھے حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا اسی طرح اپنے والد حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف ہمیشہ منتقل ہوتا رہا۔ تواب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن

Marfat.com

اختلفوا فی تسمیۃ بقیۃ اجدادہ۔

نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک سب کا اتفاق ہے۔ اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

قیل لما اراد اللہ عزوجل اخراج تلک الودیعۃ من خزائن الاصلاب الزکیۃ الرفیعۃ ظھرت الانتقالۃ نوبۃ الآیات وتباشرت بہ جمیع المخلوقات ونودی فی اقطار الارض والسموات یاعرش تبرقع بالانوار یاکرسی تدرع بالافتخار یاسدرۃ المنتھی تبلجی یاحور القصور اشرقی یاملئکۃ تمنطقی وبالعرش حفی یارضوان افتح ابواب الجنان ویامالک اغلق ابواب النیران فان النور المکنون والسر المخزون الذی ھو فی خزائن قدرتی من الازل قد انتقل فی ھذہ اللیلۃ الی بطن آمنۃ ونزل دلتھا جرت

مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلند ترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور ربانی کے ظہور پر عجیب و غریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرائی گئی فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی افتخار کا پیرہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہیٰ روشن ہو جا، اے محلات جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کے دروازہ بند کر دو، کیونکہ وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں

Marfat.com

اَقْلَامُ الْاَقْدَارِ فِیْ لَوْحِ الْاِقْتِدَارِ بِاسْتِقْرَارِ النُّطْفَۃِ الزَّکِیَّۃِ وَالدُّرَّۃِ الْمُصْطَفَیَّۃِ فِیْ قَرَارِ بَطْنِ اٰمِنَۃَ الْقُرَشِیَّۃِ نُوْدِیَ فِی الْکَوْنِ عَطِّرُوْا مُصَفَّاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی وَبَخِّرُوْا مَوَامِعَ جَوَامِعِ الْقُدْسِ الْاَسْنٰی وَافْرِشُوْا سَجَّادَاتِ الْعِبَادِ فِیْ صُفُوْفِ الصُّفَا لِضِیَافَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ فَفِیْ هٰذَا الشَّهْرِ یَحِلُّ جَمَالُ هٰذَا الْحَبِیْبِ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْاٰیَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَیُبَیِّنُ مَعَانِیْ صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَثَانِیْ لَیْلَۃَ الْاِثْنَیْنِ مِنْ شَهْرِ الرَّبِیْعِ الْاَوَّلِ الثَّانِیْ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) ۔

میں ازل سے محفوظ رہا ہے، اب وہ نورِ مبارک آج کی رات بطنِ آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوحِ اقتدار میں اقدار کی قلمیں اس نطفۂ زکیہ اور گوہرِ مصفّٰی کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطنِ آمنہ قرشیہ میں نورِ مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالمِ کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاءِ اعلیٰ کو عود و عنبر کی خوشبوؤں سے معطر کرو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھاؤ، اس لیے کہ اس ماہِ مبارک میں معجزاتِ قاہرہ اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔

اور ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ شبِ دوشنبہ میں صاحبِ معانی سبع مثانی یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا۔

قَالَ اَهْلُ الْاَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ بَطْنِهَا اِلٰی مُدَّۃِ عِدَّۃِ شُهُوْرِ الْحَبَالٰی فَفِیْ اَوَّلِ شَهْرٍ مِّنْ

اربابِ سیر و اخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکمِ اطہر، حاملہ عورتوں کے

شُهُوْرِ اٰمِنَةَ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
اٰدَمُ (عَلَيْهِ السَّلَام) وَاَخْبَرَهَا
بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِاَجَلِّ الْعَالَمِ وَفِي
الشَّهْرِ الثَّانِيْ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
اِدْرِيْسُ (عَلَيْهِ السَّلَام)
وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْقَدْرِ النَّفِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ
الثَّالِثِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوْحٌ
(عَلَيْهِ السَّلَام) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النَّصْرِ وَالْفُتُوْحِ
وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ اَتَاهَا فِي
الْمَنَامِ اِبْرَاهِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَام)
وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْوَقَارِ الْعِزِّ وَالتَّكْرِيْمِ وَفِي
الشَّهْرِ الْخَامِسِ اَتَاهَا فِي الْمَنَامِ
اِسْمٰعِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَام) وَ
اَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ
الْاِسْلَامِ وَالْمَهَابَةِ وَالتَّبْجِيْلِ
وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ اَتَاهَا
فِي الْمَنَامِ مُوْسَى الْكَلِيْمُ (عَلَيْهِ
السَّلَام) وَاَخْبَرَهَا بِاَنَّهَا
حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيْمِ

مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ
گیا تو ان ایام حمل کے پہلے مہینہ میں
سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے
اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی
کہ تم جہاں میں سب سے افضل
ذات کے حمل سے ہو۔ اور دوسرے
مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس
علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم
صاحب قدر و منزلت کی ذات گرامی
سے حاملہ ہو۔ اور تیسرے مہینہ
حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ
سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذات گرامی سے
حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا
کر خبر دی کہ تم صاحب عزت و وقار
اور عظمت و کرامت والی ذات سے
حاملہ ہو، پانچویں مہینہ حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام نے آکر بشارت سنائی
کہ تم ہیبت و سطوت والے اصحاب
اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے
مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
خوشخبری دی کہ تم فضیلت و عظمت

وَالفضلِ العظیمِ وَفِی الشَّھرِ السَّابعِ اَتَاھَا فِی المَنَامِ دَاوٗدُ (عَلَیہِ السَّلَامُ) وَاَخبرَھَا بِاَنَّھَا حَمَلَت بِصَاحِبِ اللِّوَاءِ المَعقُودِ وَالحَوضِ المَورُودِ وَالمَقَامِ المَحمُودِ وَفِی الشَّھرِ الثَّامِنِ اَتَاھَا فِی المَنَامِ سُلَیمَانُ (عَلَیہِ السَّلَامُ) وَاَخبَرَھَا بِاَنَّھَا حَمَلَت بِنَبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَفِی الشَّھرِ التَّاسِعِ اَتَاھَا فِی المَنَامِ عِیسَی المَسِیحُ (عَلَیہِ السَّلَامُ) وَاَخبَرَھَا بِاَنَّھَا حَمَلَت بِصَاحِبِ الوَجہِ المَلِیحِ وَاللِّسَانِ الفَصِیحِ وَالدِّینِ الصَّحِیحِ ـ

والے، صاحب قلم سلیم سے حاملہ ہو۔ اور ساتویں مہینہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور دراز لوار والے، مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی کے حمل سے ہو، آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخرالزماں کی ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو، اور نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر مژدہ سنایا کہ تم صاحب وجہ ملیح، زبان فصیح اور دین صحیح کی ذات سے حاملہ ہو۔

قصیدہ

یَا مَن لَّدَا فِنہٖ حَوَی عِزًّا وَّ اِقبَالًا ... بِوَصفِہٖ یَبلُغُ العُشَّاقُ اٰمَالًا

اے وہ ذات جو عزت و اقبال کو حاوی ہے جنکی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں۔

یَا مُدَّعِی الحُبِّ فِیہِ وَھُوَ ذُوْ وَلَہٍ ... وَفِی ھَوَاہُ جَفَا اَھلًا وَّ اَطلَالًا

اے محبت کے دعویدار! یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیا وہی محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔

اِن کُنتَ تَعشَقُہٗ مُت فِی مَحَبَّتِہٖ ... فَمَن لَّہُ القَلبُ مُشتَاقٌ اِلَّا لَا

اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو تو آپکی محبت میں فنا ہو جا کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں

اَلشَّوْقُ تَعْشَقُہُ وَجْدًا اَیْ تَقْصِدُہٗ ۔ شَوْقًا وَتَطْلُبُ مِنْ دُنْیَاہُ اِجْلَالًا

حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتیں اور وجد کرتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں۔ اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں۔

مُشْتَاقَۃٌ عَشِقَتْ مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ ۔ وَیَقْطَعُ الشَّوْقُ مِنْھَا فِیْہِ اَوْصَالًا

اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اس سے عشق کرتی ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور اس شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہے۔

اِیَّاکَ وَالْعَدْلَ مَنْ فِی الْکَوْنِ یُشْبِھُہٗ ۔ قَدْ فَاقَ فِی الْحُسْنِ اَشْکَالًا وَّاَمْثَالًا

خبردار! اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے بلاشبہ وہ ہر حسین شکل و صورت پر فائق ہیں۔

اِنْ جِئْتَ بَانَ النَّقَا اَوْ جِئْتَ مَنْ نَعْمَۃً ۔ فَحُطَّ یَا حَادِیَ الْعِیْسِ اَحْمَالًا

اگر تو مرد یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا۔

ضَاعَ الزَّمَانُ وَلَمْ اَنْظُرْ مَنَازِلَہٗ ۔ وَمَا رَاَیْتُ بِذَاکَ الشِّعْبِ اَطْلَالًا

تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا وقت ضائع ہوگیا اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

ذُنُوْبِیْ تُقَیِّدُنِیْ وَالْقَیْدُ یُقْعِدُنِیْ ۔ وَقَدْ حَمَلْتُ مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا

میرے گناہ مجھے مقید کرتے ہیں اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لاد رکھے ہیں۔

لٰکِنَّنِیْ فِیْ غَدٍ اَرْجُوْ لَہٗ یَشْفَعُ لِیْ ۔ فَحُسْنُ ظَنِّیْ بِخَیْرِ الْخَلْقِ مَا زَالَا

لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا ان سے امیدوار ہوں میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

فَقَدْ لَجَئْنَا اِلٰی بَابِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ ۔ یَلْجَأْ اِلَیْہِ یَرٰی رَحْبًا وَّاِقْبَالًا

Marfat.com

اب ہم سخی کے دروازہ پر لرزدہ دل آگئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔

هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي ضَاءَ الْوُجُودُ بِهِ ۔ وَأَفْرَحَ الْقَلْبَ فِي ذِكْرَاهُ إِجْمَالًا

یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہان روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے ہی دل خوش ہوتا ہے۔

بِحَقِّهِ يَا إِلٰهِي جُدْ لَنَا كَرَمًا ۔ عَفْوًا وَصَفْحًا وَإِكْرَامًا وَإِجْلَالًا

ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما معافی، درگزر اور عزت و بزرگی ہمیں نصیب فرما۔

صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلَى ۔ أَهْلِيهِ وَالصَّحْبِ أَبْكَارًا وَآصَالًا

اے خدائے عرش، ان پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

قِيلَ لَمَّا كَمُلَتْ مُدَّةُ الشُّهُورِ وَقَرُبَتْ لَيَالِي الْوِلَادَةِ فَفِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيعِ الْأَوَّلِ حَصَلَ لِآمِنَةَ السُّرُورُ وَالْهَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ بُشِّرَتْ بِنَيْلِ الْآمَالِ وَالْمُنَى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ سَمِعَتْ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ مُعْلِنًا وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ بَدَا سَعْدُهَا وَالْغِنَا وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ دَامَ الْفَرَحُ وَالسُّرُورُ وَمَا نَزَحَ وَمَا دَنَا وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَةِ زَالَ عَنْهَا التَّعَبُ وَالنَّصَبُ وَالْعَنَا

مروی ہے کہ جب نو مہینے پورے ہوئے ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا کے پورے ہونیکی بشارت دی گئی۔ تیسری رات میں صاف طور پر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی، پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی اور نہ

وَفِی اللَّیْلَۃِ السَّابِعَۃِ رَأَتْ
فِیْ مَنَامِھَا الْخَلِیْلَ (علیہ السلام)
قَالَ لَھَا اَبْشِرِیْ بِالنَّبِیِّ الْجَلِیْلِ
صَاحِبِ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَالْاٰیَاتِ
وَالْکُنٰی وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّامِنَۃِ
طَافَتِ الْمَلٰئِکَۃُ حَوْلَھَا لَمَّا قَرُبَ
وَضْعُھَا وَنَادٰی فِی اللَّیْلَۃِ
التَّاسِعَۃِ اَشْرَقَ النُّوْرُ وَ
الضِّیَاءُ وَعَمَّ بِذٰلِکَ الْفَضَا
وَفِی اللَّیْلَۃِ الْعَاشِرَۃِ تَرَنَّمَتِ
الْاَطْیَارُ فَرَحًا لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ
الْمُخْتَارِ بِاللُّحُوْنِ وَالْغِنَاءِ وَفِی
اللَّیْلَۃِ الْحَادِیَۃَ عَشَرَ ضَجَّتِ
الْمَلٰئِکَۃُ لِخَالِقِھَا بِالْحَمْدِ
وَالثَّنَاءِ فِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ
عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلًا یَقُوْلُ
ھَنِیْئًا لَکِ یَا اٰمِنَۃُ الْبُشْرٰی
بِھٰذَا الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ تَلِدِیْنَہٗ
فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ فَاِذَا وَضَعْتِ
شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْھُدٰی فَسَمِّیْہِ
مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

سستی۔ اور چھٹی رات میں ان سے
تھکان، مشقت اور تکلیف جاتی رہی
ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ
السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں
نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور
کنیت والے صاحب جلالت نبی
کی بشارت دی اور آٹھویں رات
میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف
کیا۔ پھر جب وضع حمل کا زمانہ بہت
قریب آگیا تو نویں رات نور و ضیاء
کا ظہور ہوا اور ہر طرف پھیل گیا اور
دسویں رات میں نبی مختار کی ولادت
کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں
سے پرندوں نے چہچہانا شروع
کر دیا۔ گیارہویں رات میں فرشتوں
نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا
کا غلغلہ شروع کر دیا۔ بارہویں رات
میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے
والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں مبارک
ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری
ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی۔
جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

قِيْلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِيِّ وَ نَادٰى
لِسَانُ الْحَالِ يَا جَبَلَ اَبِيْ قُبَيْسٍ
هٰذَا صَاحِبُ الْمَسَرَّةِ وَ الْكَيْسِ
يَا جَبَلَ حِرَىٰ هٰذَا مَوْلِدُ خَيْرِ
الْوَرٰى يَا جَبَلَ عَرَفَاتٍ، هٰذَا
الْمُنْجِيْ مِنَ الْهَلَكَاتِ - يَا مَسْجِدَ
الْخَيْفِ - قَدْ وَافَاكَ اَكْرَمُ
ضَيْفٍ - يَا اَهْلَ مِنًا - قَدْ
حَصَلَ لَكُمُ السُّرُوْرُ وَالْهَنَا
يَا مَرْوَةَ وَ الصَّفَا - هٰذَا
النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى - يَا قُبَّةَ
زَمْزَمٍ - هٰذَا النَّبِيُّ الْاَعْظَمُ
اِفْتَخِرِيْ يَا سَمٰوٰتُ بِصَاحِبِ
الْاٰيَاتِ وَ الْمُعْجِزَاتِ - اِفْتَخِرِيْ
يَا اَرْضِيْنُ بِسَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ -

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کسی نے پکارا اے کوہ ابوقبیس' یہ ذات' صاحب مسرت وفراست ہے۔ اے کوہ حرا! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہے اے کوہ عرفات' یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے۔ اے مسجد خیف! آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا' اے منیٰ کے رہنے والو! بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت حاصل ہوئی۔ اے کوہِ صفا ومروہ! یہ نبی مصطفیٰ ہیں۔ اے قبۂ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں اے آسمانو! صاحب آیات ومعجزات پر فخر کرو۔ اے زمینو! اولین وآخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو۔

قِيْلَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ
الْوِلَادَةِ وَ قَرُبَ طُلُوْعُ
صُبْحِ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ لِمَنْ
كَانَ لَهُ الْعِزُّ وَ النَّصْرُ وَالشَّرَفُ
وَ السِّيَادَةُ نَصَبَ عَلَمَهُ

مروی ہے پھر جب ولادت مبارکہ کی رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت ونصرت اور صاحب شرف وسیادت ہے کی ولادت کے لیے خیر وسعادت

Marfat.com

بِالْمَغْرِبِ وَ عَلَمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْكَعْبَةِ
وَحَلَّ بِاِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ حَظٌّ
وَ وَيْلٌ كَرْبَةٌ وَ خَرَّتِ
الْاَصْنَامُ عَلٰی رُؤُسِهَا وَ
اُلْقِيَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِخِزْيِهَا
وَ يُوْسِهَا وَ خَمَدَتْ نَارُ
فَارِسٍ وَ لَهَا اَلْفُ عَامٍ لَمْ
تَخْمَدْ وَ انْشَقَّ اِيْوَانُ كِسْرٰی
مِنْ هَيْبَةِ مَوْلِدِ اَحْمَدَ عَ
غَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَ فَاضَ
وَادِيْ سَمَاوَةَ وَ دَنَتْ مِنْ
بَيْتِ اٰمِنَةَ النُّجُوْمُ وَ اَطْلَعَ عَلٰی
وَضْعِهَا الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَلَمَّا اشْتَدَّ
بِاٰمِنَةَ الطَّلْقُ وَ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا
اَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ
ثُمَّ قَالَتْ اٰمِنَةُ فَمَا اَتْمَمْتُ
الْكَلَامَ حَتّٰی اِمْتَلَأَ عَلَيَّ الْبَيْتُ
نِسْوَةٌ طِوَالُ الْاَحْسَانِ سُوْدُ الشَّعْرِ
حُمْرُ الْخُدُوْدِ وَ يَعْدِيْنَنِيْ وَ
يَقُلْنَ لِيْ يَا اٰمِنَةُ لَا بَاسَ
عَلَيْكِ نَحْنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ
اَرْسَلَنَا اللّٰهُ اِلَيْكِ لِنَبْرُكَ

کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک علم مشرق میں اور ایک علم مغرب میں اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف شدت اتری اور کتنے ہی بت گر پڑے اور شیاطین کو ان کی اپنی رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی اس رات بجھ گئی۔ اور احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور دریائے ساوی خشک ہو گیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر کے نزدیک ستارے قریب آ گئے اور حی وقیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں وضع حمل پر مطلع فرمایا پھر جب سیدہ آمنہ کو دردِ زہ معلوم ہوا اور ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر

Marfat.com

بِسَفُنَ الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ تَلِدِیْنَہٗ
فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ (صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ اٰمِنَۃُ
ثُمَّ دَخَلَ عَلَیَّ طَائِرٌ عَظِیْمٌ
وَصَارَ شَابًّا اَغْیَدَ وَفِیْ یَدِہٖ
قَدَحٌ مَمْلُوْءٌ شَرَابًا اَبْیَضَ
مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ
وَاَطْیَبَ رَائِحَۃً مِنَ الْمِسْکِ
الْاَذْفَرِ فَنَاوَلَنِیْ اِیَّاہُ وَقَالَ
لِیْ اِشْرَبِیْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ
لِیْ اِرْتَوِیْ فَارْتَوَیْتُ
ثُمَّ قَالَ لِیْ اِزْدَادِیْ فَازْدَدْتُ
ثُمَّ اَخْرَجَ یَدَہُ الْمُبَارَکَۃَ
وَمَسَحَ بِھَا عَلٰی بَطْنِیْ وَقَالَ
اِظْھَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اِظْھَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِظْھَرْ
یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اِظْھَرْ یَا
نَبِیَّ اللّٰہِ اِظْھَرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِظْھَرْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اِظْھَرْ
یَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ
اِظْھَرْ یَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ
فَظَھَرَ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

باطن و مخفی حالت کا رازدار ہے
مناجات کے لیے پھیلائے اور
کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف
میں سے کوئی اس وقت نہ عورت
نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی
میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر
حسین و جمیل، طویل القامت،
سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی
عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں
لینے لگیں اور کہنے لگیں اے آمنہ
تم کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی حوریں
ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود
مبارک سے برکت لینے کے لیے
جسے تم اس رات تولد کرو گی،
تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ
علیہ وسلم) سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ
پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ
نمودار ہوا ایک نرم و نازک جوانی
کی صورت اختیار کر لی اور اس کے
ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید
شہد سے زیادہ شیریں اور مشک
سے زیادہ خوشبودار شربت سے

Marfat.com

کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ   سے بھرا ہوا پیالا تھا۔ اس نے مجھے
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ   وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو، میں
یُقْرَءُ ھٰذِہِ الْاَبْیَاتُ ۔   نے اسے پی لیا۔

پھر اس نے مجھے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کے کہا! اے سید المرسلین ظہور فرمایئے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جیئے، اے رحمۃ للعلمین قدم رنجہ فرمایئے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جیئے، اے رسول اللہ تشریف لائیے، اے خیر الخلق جہان کو منور فرمایئے اے نورٌ من نور اللہ جلوہ افروز ہو جیئے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے، پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کی مانند چمکتے جہاں میں رونق افروز ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے ؎

وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ   وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَخَدُّہٗ یَتَوَرَّدُ

حبیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہو گا گلگوں رخسار والے حبیب خدا پیدا ہوئے

وُلِدَ الْحَبِیْبُ مُکَحَّلًا مُطَیَّبًا   وَالنُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِہٖ یَتَوَقَّدُ

سرمہ لگائے خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

وُلِدَ الَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا ذُکِرَ النَّقَا   کَلَّا وَلَا ذُکِرَ الْحِمٰی وَالْمَعْہَدُ

اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی نقا، حمیٰ اور معہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا تَنْقَرِ الْقُبَا   کَلَّا وَلَا کَانَ الْمُحَصَّبُ [illegible]

آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا اور

Marfat.com

نہ "وادی محصب" کی طرف کوئی قصد کرتا۔

هٰذَا الَّذِیْ جَاءَتْ اِلَیْہِ غَزَالَۃٌ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

آپ کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمد ہیں۔

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِیْنَ حَقِیْقَۃً هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَسَیِّدٌ

آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

اِنْ کَانَ یُوْسُفُ قَدْ فَاقَ جَمَالُہٗ وَاللّٰہِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْہُ اَزْیَدُ

اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

لَوْ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ اُعْطِیْ رُشْدَہٗ بِاللّٰہِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْہُ اَرْشَدُ

اگر حضرت ابراہیم کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود اثر میں ان سے زیادہ ہے۔

اَوْ کَانَ قَدْ اُعْطِیَ الْمَسِیْحُ عِبَادَۃً فَمُحَمَّدٌ مِنْہُ اَجَلُّ وَاَعْبَدُ

اگر حضرت عیسیٰ کو صفتِ عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

هٰذَا الَّذِیْ خُلِعَتْ عَلَیْہِ مَلَابِسٌ وَنَفَائِسٌ فَنَظِیْرُہٗ لَا یُوْجَدُ

آپ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیگئی تو آپ کی نظیر محال ہے۔

جِبْرِیْلُ نَادٰی فِیْ مِنَصَّۃِ حُسْنِہٖ هٰذَا مَدِیْحُ الْکَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ

جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی یہ کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمد ہے۔

یَا عَاشِقِیْنَ تَوَلَّعُوْا فِیْ حُبِّہٖ هٰذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِیْلُ الْمُفْرَدُ

Marfat.com

اسے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بیخود ہو جاؤ۔ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا اور بے مثل ہیں۔

سِیْرُوْا بِنَجْدٍ وَّ اسْمَعُوْا الْحَادِیْ بِکُمْ ۔۔۔ یَحْدُوْ وَیَعْلُنْ بِالْحُوْنِ وَیُنْشِدْ

نجد میں جاکر دیکھو اور اپنے حدی خوان کو سنو مختلف لحنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

وَیَقُوْلُ یَا عُشَّاقَ ھٰذَا الْمُصْطَفٰی ۔۔۔ وَیَقُوْلُ یَا مُشْتَاقَ ھٰذَا الْاَمْجَدُ

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ نبی کے مشتاقو۔

یَا نَازِلِیْنَ الْمُنْحَنٰی فِیْ شِعْبِکُمْ ۔۔۔ اِنَّ الْمُتَیَّمَ بِالْفِرَاقِ یُھَدَّدُ

اے منحنیٰ کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے

یَا مُوْلِدَ الْمُخْتَارِ کَمْ لَکَ مِنْ ثَنَا ۔۔۔ وَمَدَائِحُ تَعْلُوْ وَذِکْرٌ یُوْجَدُ

اے مولود مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف، برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔

لَمْ یَاتِ فِیْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُہٗ ۔۔۔ فِیْمَا مَضٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ مُسْنَدُ

زمانہ سابقہ میں اولادِ آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے۔

قَالَتْ مَلَائِکَۃُ السَّمَآءِ بِاَسْرِھِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِیْبُ وَمِثْلُہٗ لَا یُوْلَدُ

آسمان کے تمام فرشتوں نے ملکر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے (جنکا مثل نہ پیدا ہوگا)

صَلُّوْا عَلَیْہِ بُکُوْرَۃً وَّعَشِیَّۃً ۔۔۔ اَلْفَ الصَّلٰوۃِ مَعَ السَّلَامِ وَزِیْدُوْا

صبح و شام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار بار صلوٰۃ و سلام کیسا تھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو

(اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وُلِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا عَلٰی یَدَیْہِ شَاخِصًا اِلَی السَّمَآءِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ

بعینہٖ وقیل لما ولد خرّ علی سجادۃ
القرب ونورہ قد وصل الی
الحجب وخرقہا ولم تجد آمنۃ
آمنۃ الم الطلق ولا ما ارھقہا
وان رؤساء الملٰئکۃ لما وضعتہ
آمنۃ رفعتہ الی السبع الطباق ونورہ
قد ملأ الآفاق وقد توّجہا خالقہا
بتاج الکرامۃ ومنطقہا وجاءت
بہ مختونًا مکحّلًا شمس سعدہٖ
قد ابدأت تألقہا ثم نظرت
الیہ آمنۃ وقد دہشت فی جمالہ و
ابتہجت فی رونق کمالہ وھو فی
حلل البہاء والوقار ملفوف
والملائکۃ من حولہ صفوف
صفوف وسمعت قائلًا یقول طوفوا
بہ مشارق الارض ومغاربہا و
علی البحار کلہا وعلی الوحوش فی
فلواتہا وعلی الجن فی خلواتہا
واعرضوہ علی کل روحانی لیعرفوہ
باسمہ وخلقتہ وطوفوا بہ علی
موالید الانبیاء لیعمّہم آثار
برکتہ،

اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے، اپنی چشم مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی قرب الٰہی کے مصلّٰے پر سجدہ کیا اور آپ کا نور حجاب عظمت تک پہنچکر اسے پھاڑ دیا اور سیدہ آمنہ نے دردِ زہ کی شدت، اصلا محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو، جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمربستہ سعادت فرمایا۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے اور آپکے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں۔ پھر جب سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپکے حسن وجمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں۔ بلاشبہ آپ شوکت ووقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے۔ سیدہ آمنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو روئے زمین کے مشارق ومغارب، ہر بحر و بر، چرند پرند اور جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تاکہ وہ آپ کی

پیدائش اور اسم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیضیاب ہوں۔

قَالَتْ آمِنَةُ وَ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ خُذُوْهُ عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَ اَعْطُوْهُ صَفْوَةَ آدَمَ وَ مَعْرِفَةَ شِيْثٍ وَّ رِقَّةَ نُوْحٍ وَ خُلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْتِسْلَامَ اِسْمٰعِيْلَ وَ صَبْرَ اَيُّوْبَ وَ شُكْرَ يَعْقُوْبَ وَ جَمَالَ يُوْسُفَ وَ صَوْتَ دَاؤُدَ وَ اَمْرَ سُلَيْمَانَ وَ حِكْمَةَ لُقْمَانَ وَ قُوَّةَ مُوْسٰى وَ زُهْدَ يَحْيٰى وَ بِشَارَةَ عِيْسٰى وَ اغْمِسُوْهُ فِيْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ اَرْسَلَتْ اِلٰى جَدِّهٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَآءَ اِلَيْهَا وَ سَاَلَهَا عَنْ حَالِهَا وَ مَا لَدَيْهَا فَاَخْبَرَتْهُ بِاَسْرَةِ الْاَخْبَارِ وَ مَا شَاهَدَتْهُ مِنْ مُعْجِزَاتِ صَاحِبِ الْاَنْوَارِ فَاَخَذَهٗ جَدُّهٗ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَ دَخَلَ مَعَهٗ بِالْكَعْبَةِ وَ قَامَ عِنْدَهَا يَدْعُو اللّٰهَ وَ يَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَعْطَاهُ وَ رَبِّيْ اَنْتَ قَالَ يَوْمَئِذٍ شِعْرًا اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) ۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ اور آپ کو سیدنا آدم کی صفوت، سیدنا شیث کی رفعت، سیدنا نوح کی رقت، سیدنا ابراہیم کی خلت، سیدنا اسمٰعیل کی انقیاد و اطاعت، سیدنا ایوب کا صبر و استقامت، سیدنا یعقوب کا شکر، سیدنا یوسف کا حسن و جمال، سیدنا داؤد کی آواز، سیدنا سلیمان کی حکومت، سیدنا لقمان کی حکمت، سیدنا موسیٰ کی قوت، سیدنا یحییٰ کا زہد، سیدنا عیسیٰ (صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کی بشارت عطا کرو اور انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدہ آمنہ نے تمام احوال اور فرزند کے جو معجزات مشاہدے کیے تھے سب بیان کیے۔ پھر سیدنا عبدالمطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر اللہ کا شکر کا اظہار کیا۔ مروی ہے کہ سیدنا

عبدالمطلب نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ ۔ هٰذَا الْغُلَامَ الطَّیِّبَ الْاَرْدَانِ

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب وطاہر عطا فرمایا

قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَى الْغِلْمَانِ ۔ اُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْكَانِ

یہ شبہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں

حَتّٰى اَرَاهُ بَالِغَ الْبُنْیَانِ ۔ اُعِیْذُهٗ مِنْ شَرِّ ذِیْ شَنَآنِ

یہاں تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں

مِنْ حَاسِدٍ مُضْطَرِبِ الْعَیَانِ ۔ اَنْتَ الَّذِیْ سُمِّیْتَ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر حاسد اور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا

اَحْمَدُ مَكْتُوْبًا عَلَى الْجِنَانِ ۔ جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام احمد لکھا ہوا ہے

وَ اَیْضًا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَ مَا ذَرَاَ وَ مَا بَرَاَ نَفْسًا اَكْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ) وَ مَا اَقْسَمَ سُبْحَانَهٗ بِحَیَاةِ اَحَدٍ غَیْرِهٖ فَقَالَ لَعَمْرُكَ وَ حَیَاتِكَ یَا مُحَمَّدُ وَلَا خِلَافَ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ اَنَّهٗ وُلِدَ بِمَكَّةَ فِیْ اَیَّامِ كِسْرٰی نُوْشِیْرَوَانَ الْعَادِلِ الْمَعْرُوْفِ وَ اِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِیْ زَمَانِ وِلَادَتِهٖ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْوَالٍ اَحَدُهَا اَنَّهٗ وُلِدَ لِاثْنَیْ عَشَرَ لَیْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ الثَّانِیْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بہتر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالےٰ نے کسی مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی ۔ اور اسمیں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ "نوشیرواں عادل" کے زمانہ میں پیدا ہوئے البتہ آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں

Marfat.com

لِتَمَامٍ خَلَوْنَ مِنْهُ قَالَهُ عِكْرَمَةُ وَالثَّالِثُ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْهُ قَالَهُ عَطَاءٌ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَاَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَعُرِجَ بِالْمِعْرَاجِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهَاجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ طَابَتِ الْقُلُوْبُ غُفِرَتِ الذُّنُوْبُ سُتِرَتِ الْعُيُوْبُ كُشِفَتِ الْكُرُوْبُ بِلِقَاءِ الْمَحْبُوْبِ، طَابَتِ الْاَرْوَاحُ عَاشَتِ الْاَشْبَاحُ زَالَتِ الْاَتْرَاحُ تَوَالَتِ الْاَفْرَاحُ اَشْرَقَتِ الْبِطَاحُ بِاَنْوَارِ سَيِّدِ الْمِلَاحِ،

تین مختلف قول ہیں۔ ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دوشنبہ کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کو اور ہجرت بھی دوشنبہ کو اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے گناہ بخشے گئے، عیوب چھپائے گئے، سختیاں اٹھائی گئیں یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا اور سید الملاح صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں، قلوب نے زندگی پائی، غم وفکر جاتے رہے، فرحت وسرور اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوات اللہ علیہ

ایامِ رضاعت کا بیان

رِضَاعُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قِیْلَ وَلَمَّا عُرِضَتِ الْمَرَاضِعُ عَلَی النَّبِیِّ
التَّامِیِّ وَالشَّرِیْفِ التِّھَامِیِّ اَعْرَضَتْ
عَنْہُ النِّسَاءُ اِلَّا مَنِ اخْتَارَھَا اللّٰہُ لِرِضَا
وَرِفْقِھَا فَنَشَرَتْ لِوَاءَ السَّعَادَۃِ
لِحَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃِ فَفَازَتْ بِالْقَصْدِ
وَالْاُمْنِیَّۃِ لِاَنَّھَا نَالَتْ قَصَبَاتِ
الرِّھَانِ وَاَخَذَتْ سَبْقَھَا جُعِلَ
الْحِلْمُ فِیْ حَلِیْمَۃَ وَاللّٰہُ رَزَقَھَا
قِیْلَ وَلَمَّا حَمَلَتْہُ عَلٰی اَتَانِھَا وَ
تَقَدَّمَتِ الرَّحِیْلَ اِلٰی اَوْطَانِھَا وَ
الْجِمَالُ قَدْ طَوَتْھَا کَانَتْ اِذَا
مَرَّتْ بِہٖ عَلٰی وَادٍ یَابِسٍ اخْضَرَّتْ
بِبَرَکَتِہٖ وَتَسْمَعُ الْاَحْجَارَ تَنْطِقُ
بِکَلَامِھَا عَلَیْہِ وَالْاَشْجَارَ تَقَرَّبَا
غُصْنَانِھَا اِلَیْہِ وَالْحَسَدُ قَدْ
اَبْدَتْ غَیْظَھَا وَحَسَدَھَا وَلَمَّا
وَصَلَتْ بِہِ الْمَنَازِلَ وَقَدْ حَصَلَ
الشَّرَفُ لِلنَّازِلِ رَأَتِ الْاَرْضَ قَدْ
لَبِسَتْ جَدِیْدَھَا وَخَلَعَتْ خَلَقَھَا

مروی ہے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے
لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جانکر)
اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ
پلانے کے لیے قبول کر لیا جسے اللہ
تعالےٰ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ
نیکبختی کا جھنڈا، حضرت سعدیہ حلیمہ رضی کے
نصیب میں آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا
کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں۔ اس لیے
کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول
میں سبقت کی اور اسی بنا پر حلم سے حلیمہ
ان کا نام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا
حلم دیا کہ مروی ہے جب انہوں نے
حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری (
گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کیطرف
کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے
لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ
قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ
سرسبز و شاداب ہو جاتا اور وہ حضور
کو سلام کرنے کی آواز پتھروں سے سنتیں اور

Marfat.com

وسمعت قائلاً یقول بشراک یا حلیمۃ بمولود ساد جمیع قبائل العرب وفرقھا ولم تزل فی برکاتہ، قالت حلیمۃ ولقد اخذتہ وما فی ثدیی ولبن ولقد کن النساء یسرن الیّ واولادھن حتی ارضعتھن لہ بعد ذلک ولقد کن عندی شیاہ لا نجد فیھن ما نشربہ ولا ما نعملہ ان ما فوالله لقد وضعت یدہ المبارکۃ علی الاغنام فحلبت ما کفانا لاربعین بیتا فی تلک اللیلۃ وکنت اذا ارضعتہ فی المنزل استغنی بہ عن المصباح ولقد قالت لی ام خولۃ السعدیۃ اتوقدین النار فی منزلک طول اللیل فقلت لا والله لا اوقد نارا ولکنہ نور محمد (صلی الله علیہ وسلم) قالت وکان لی من الاغنام سبعۃ فبقیت ببرکتہ مائۃ ولقد حصل لی من الخیر حتی کان الصعالیک یعیشون فی کنفی وحملت اغنامی الجمیع فقالت نساء بنی سعد ما شان حلیمۃ فقد کثر خیرھا وکثرت اغنامھا ونحن لم تحمل لنا شاۃ واحدۃ ثم قالت حلیمۃ فساق القوم اغنامھم عندی وقالوا اعودی علینا من ابرکات محمد (صلی الله علیہ وسلم) قالت فغسلت رجلیہ فی الحوض وسقیت فحملت الغنم جمیعاً وکثر الخیر علی الجیران ببرکۃ محمد (صلی الله علیہ وسلم) وکان اذا انتبہ فی اللیل بطلب الرضاع ینزل القمر وشاغلہ ویقول سبحان الله والحمد لله فیقول النبی ولا الہ الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم قالت وکنت معہ فی سرور عظیم ما غسلت لہ ثوبا قط الا طھارۃ ونظافۃ ولقد کنت اسال الله تعالی بہ الحوائج فتقضی قالت حلیمۃ ثم انہ خرج یوما من الایام مع ولدی ضمرۃ لرعی الاغنام قالت فبینما انا کذلک واذا بولدی ضمرۃ یقول یا اماہ ان اخی محمد ان الحجازی اذا وقف بقدمیہ فی الوادی الیابس اخضر لوقتہ وساعتہ واذا انا مر فی الشمس یا امیہ غمامۃ تظلہ ویاتیہ الوحش فیقبل اقدامہ واذا امشی علی الرمل لا

درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا۔ پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز وشاداب ہوگئی ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور کو لیا تھا اسوقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اسکے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آتیں میں انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں، یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں، لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک ان کے تھنوں کو چھوا اُس رات سے ان میں اتنا دودھ میں در ہونے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دُودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی، چنانچہ ایک دن مجھے اُم خولہ سعدیہ نے کہا بھی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ تو روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں۔ جو آپ کی برکت سے بڑھ کر ستر تک ہوگئیں، اور مجھے اتنی خیر وبرکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوئیں تو میرے قبیلے کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے کہ انکے یہاں خیر وبرکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہماری ایک بکری بھی گابھن نہ ہوئی، حضرت حلیمہ فرماتی ہیں قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمایئے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور کے قدمہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں دھویا اور وہ پانی اُن کی بکریوں کو پلا دیا۔ چنانچہ سب کی سب وہ بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہمسایوں میں بھی خیر وبرکت حضور کے طفیل بڑھ گئی۔

Marfat.com

أثر له يبين وإذا مشى على الصخر يغوص من تحت قدميه كالعجين قالت حليمة
يا ولدي تو من باخيك خيرا ولا تعلم أحدا بما ذكرته قالت حليمة
ثم إنهما خرجا على عادتهما فبينما أنا كذلك وإذا ابو ولدي ضمرة يشتد
صارخا وهو يقول يا أماه يا أبتاه أدركي أخي محمدا الحجازي فقد أتى
فما أظنكما تلحقاه إلا مقتولا قالت حليمة فانتهينا فإذا هو قائم منتقع
اللون على ذروة جبل سالما من الأهوال فضممته إلى صدري و
قبلت بين عينيه وقلت له يا حبيبي ما الذي أصابك قال خيرا يا
أماه بينما نحن وقوف إذ أقبل علينا ثلاثة نفر كأن وجوههم
القمر وفي يد أحدهم إبريق من الجوهر مملوء من الثلج
المذاب بماء الكوثر وفي يد الآخر منديل من السندس الأخضر
فاحتملوني وصعدوا بي هذا الجبل فأضجعوني على الأرض لطيفا
وشقوا بطني شقا خفيفا ثم أخرجوا قلبي وشقوه فلم أجد
لذلك ألما ثم أخرجوا منه علقة سوداء فرموا بها وقالوا
هذه حظ الشيطان منك فما بقي للشيطان إليك سبيل ثم غسلوا
قلبي وحشوه طيبا وقال له رفيقه املأه كما أمرت بالحلم والعلم
والرضوان ثم ردوه إلى مكانه فالتأم شقي وصدري كما كانت
فقمت صحيحا سالما بقدرة الله تعالى فقالت حليمة الحمد لله الذي
حباك وعافاك ثم أخذت محمدا وقبلته وضممته إلى صدري
وجئت به إلى جده عبد المطلب وسلمته إليه وخرجت من
ضمان كفالته (صلى الله عليه وسلم) والحمد لله رب العالمين

وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور حبیب دنو دھ کی تواہش میں رات میں بیدار ہوتے
تو چاند اتر کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللہ والحمد للہ" اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے "ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" وہ فرماتی ہیں میں حضور اکرم کی معیت میں بڑی خوش و خرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ ضرور پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب بھی آپ میرے لڑکے ضمرہ کیساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لیجاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور آکر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ریت پر چلتے۔ تو آپ کا نشانِ قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر (موم کی مانند بنکر) آپ کے نشانِ قدم کو لے لیتا۔ جسطرح خمیری آٹے میں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے اس کی کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسیطرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں ہی رہی، تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں اور اے ابا میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ ملو بھی یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے ماں، خیر ہے۔ ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن

Marfat.com

کے چہرے چاند کی مانند منور تھے ان میں سے ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور آہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جسکی مجھے ذرہ بھر درد تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ پھر سینہ سے سیاہ گوشت کا لوتھڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط باقی نہیں رہا۔ پھر میرے دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اسمیں حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو، پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا۔ اب میں قدرت الٰہی سے صحیح سالم کھڑا ہوں اس پر حلیمہ سعدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد، جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی۔ پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آگئی اور ان کے سپرد کر دیا۔ اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی والحمد للہ رب العلمین۔

وَقَدْ بُسِطَ الْكَلَامُ فِي تَرْغِيبِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا زَالَ أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَالْمِصْرِ وَالْيَمَنِ وَالشَّامِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُونَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْرَحُونَ بِقُدُومِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَيَغْتَسِلُونَ وَيَلْبَسُونَ بِالثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَيَتَزَيَّنُونَ

میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ماہِ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی

Marfat.com

بِاَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ وَ يَتَطَيَّبُوْنَ وَ يَكْتَحِلُوْنَ وَ يَأْتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ وَ يَبْذِلُوْنَ عَلَى النَّاسِ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْمَضْرُوْبِ وَ الْاَجْنَاسِ وَ يَهْتَمُّوْنَ اهْتِمَامًا بَلِيْغًا عَلَى السِّمَاعِ وَ الْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ يَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ اَجْرًا جَزِيْلًا وَّ فَوْزًا عَظِيْمًا وَ مِمَّا جُرِّبَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ وُجِدَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ كَثْرَةُ الْخَيْرِ وَ الْبَرَكَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ الْعَافِيَةِ وَ سَعَةِ الرِّزْقِ وَ ازْدِيَادِ الْمَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ الْاَحْفَادِ وَ دَوَامِ الْاَمْنِ وَ الْاَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَ الْاَمْصَارِ وَ السُّكُوْنِ وَ الْقَرَارِ فِي الْبُيُوْتِ وَ الدَّارِ بِبَرَكَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ ہیں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر بہت زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے تجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کیجاتی ہے اس سال میں خوب خیر و برکت سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

وَ قَدْ حُكِيَ اَنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ بِبَغْدَادَ وَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَوْلِدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ فِيْ جِيْرَانِهٖ يَهُوْدِيَّةٌ مُنْكِرَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ فَقَالَتْ مُعْجِبَةً لِزَوْجِهَا مَا بَالُ جَارِنَا الْمُسْلِمِ

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا۔ اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب بھی رہتی تھی اس

يبذل ماله جزيلاً و ينفق اموالاً كثيرة و يتصدق على الفقراء و
المساكين و يطعم بانواع الطعام في مثل هذا الشهر فما حالك فقال لها
زوجها العلة ان عمرات لنا نبياً ولد في هذا الشهر فيصنع مولوده الا و
يكون بذلك عنده فرحة و سرور لنبيه صلى الله عليه و سلم فا
تكررت اليهودية في ذلك و اقبل عليها الليل فنامت اليهودية
فاذا برجل كثير الانوار و حوله جماعة من اصحابه فرأت و تعجبت
و سألت من اصحابه من هذا الذي اراه اعز و اكرم فيكم فقالوا
محمد رسول الله (صلى الله عليه و سلم) فقالت هل اذا كلمته
يكلمني هو قالوا نعم فقصدت اليه و تقدمت و سلمت عليه
و قالت يا رسول الله فقال لها لبيك يا امة الله فبكت اليهودية و قالت
كيف تجيبني و كيف تقول لي لبيك و انا على غير دينك فقال
لها ما اجبت الا علمت ان الله تعالى هداك ثم قالت مد يديك فاني
اشهد ان لا اله الا الله و انك محمد رسول الله فانتبهت من النوم
و استيقظت و هي فرحة مسرورة من هذا المنام التي حيث رأت
فيها سيد الانام فعاهدت الله في رؤياها ان اصبحت فاتصدق
لرسول الله صلى الله عليه و سلم بجميع ما املك من مالي و اصنع
مولده له فلما اصبحت و ارادت ان تؤدي بما عاهدت فرأت
زوجها كان فرحاً مبشراً و عازماً على بذل ماله فقالت لزوجها مالي
اراك في همة صالحة الان هذا فقال لها زوجها هذا الاجل الذي
اسلمت على يديه البارحة فقالت رحمك الله من اطلعك على هذا
السر المكنون فقال هو الذي اسلمت بعدك على يديه فقالت الحمد لله
الذي جمعني و اياك على دين الاسلام و انقذني و اياك من الشرك
اللهم اجعلني و اياك من امة محمد صلى الله عليه وسلم و الحمد لله رب العالمين۔

نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے۔ تو اس عورت سے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا۔ جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں۔ جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا، یہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ تو اس نے کہا کیا مجھے یہ بات کہیں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی اور کہنے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دستِ مبارک دراز فرمائے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنے اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

پر اپنا تمام مال وزر صدقہ کردوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کرونگی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اسوقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اسوقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دستِ مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو۔ اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذاتِ کریم نے جس کے دستِ اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوار حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دیکر دونوں کو اُمت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گردانا والحمد للہ رب العالمین۔

دُعاہائے خاتمہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَاءَةَ مَوْلِدِ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ فَاقْضِ عَلَيْنَا بِبَرَكَتِهٖ خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالتَّكْرِيْمِ وَاسْكِنَّا بِحُرْمَتِهٖ فِيْ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْعَطَشِ الْاَكْبَرِ وَالْهَوْلِ الْعَظِيْمِ وَمَتِّعْنَا فِي الْاٰخِرَةِ بِالنَّظْرِ اِلٰى لِقَاءِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ

اے بار الٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت واکرام کی خلعت سے سرفراز فرما اور اپنے حبیب کے طفیل جنات نعیم میں ہمارا مسکن بنا اور ہمیں اس دن جبکہ بہت بڑی پیاس ہوگی اور شدید خوف لاحق ہوگا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے

Marfat.com

المجتبیٰ و ابنیک المقتدٰی و بالہ
و اھل بیتہ اھل الصدق و الصفا
و الحیا و اصحابہ اھل الفضل و
الجود و الوفا کن اللھم لنا معینا
و حامیا و مسعفا و بوّئنا رحب
الجنۃ نعیما و حورا و غرفا و ارزقنا
ببرکتہ قبولا و عزا و شرفا
اللھم انا نتوسل الیک بنبیک
الحبیب المختار و الہ الابرار و
اصحابہ الاخیار ان تکفر عنا
الذنوب و الاثقال و الاوزار و
احرسنا من جمیع المخاوف و المھالک
و الاخطار و تقبل منا ما قدمناہ
من یسیر اعمالنا فی السر و الاجھار
و ارحمنا برحمتک یا عفو یا کریم
یا غفار و اغفر اللھم لنا و لوا
لدینا و لمشائخنا و لمعلمینا و لمن
کان سببا لھذا الجمع العظیم و
لعبادک الحاضرین و الغائبین و
لجمیع المؤمنین و المؤمنات الاحیاء
منھم و الاموات انک مجیب الدعوات
قاضی الحاجات یا من یقبل
التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن

وجہِ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔
اے اللہ! تیرے نبی مصطفےٰ اور رسول
مجتبیٰ اور ابنِ مقتدیٰ اور ان کی آل پاک
اہل بیتِ اطہار، اہل صدق وصفا و
حیا اور انکے وہ تمام اصحاب جو صاحب
فضل وجود ووفا ہیں کے صدقہ میں ہم
تجھ سے سوال کرتے ہیں اے اللہ تو
ہمارا مددگار و حامی اور حاجت روا ہے
اور ہمیں باغ جنت نصیب فرما کر وہاں
کے حور و قصور رحمت فرما۔ اور
حضور کی برکت سے قبول و عزت اور
شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تیرے
صاحب اختیار نبی اور ان کی نیکوکار
اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب
کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے
ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں
کو معاف فرما اور ہماری معاصی خطاؤں
کے بوجھ کو بخش دے اور ہمیں ہر خوف
خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔
اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ
ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی
حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور
اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما

السیئات برحمتک یا ارحم الراحمین
سبحان ربک رب العزۃ عما
یصفون و سلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العالمین ۝

اے معاف کرنے والے، اے کرم فرمانے والے، اے بخشنے والے معاف فرما! اے اللہ ہمیں اور ہمارے والدین و مشائخ و اساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماعِ عظیم الشان میں شریک و سبب ہو اور تیرے ہر حاضر و غائب بندے اور تمام مومن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخش دے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم اور اس کے والدین اساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما۔ سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

بمنہ و کرمہ تعالیٰ جل شانہ اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشۂ آخرت بنا۔ آمین

فقیر غلام معین الدین نعیمی غفرلہ

میلاد شریف
مترجم
غلام معین الدین

سواد اعظم لاہور۔ رجسٹرڈ ایل ۷۲۵۹ — ۱۵ محرم ۱۳۸۵ھ / ۱۷ مئی ۱۹۶۵ء — جلد ۹ نمبر ۲

۷۸۶

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بر ذکر ولادت باسعادت سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات

المسمّٰی بہ

بیان المیلاد النبوی

للمحدث ابن الجوزی

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث :- المتولد ۵۱۰ھ المتوفی ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل جلیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ نعیمی پرنٹنگ پریس

قیمت آٹھ آنے